ازجناب خان محمد زمان خان خٹک مرحوم

تبرکات و نوادر

اکوڑہ

۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء

ہمہ نقد حیاتم رفتہ برباد
کہ جنس کاسد عصیاں خریدہ

محترم مولانا۔ السلام علیکم۔ تعزیت نامہ سے قلب حزیں کو تسکین حاصل ہوئی۔ یہ کہن ویرانہ جسکا دوسرا نام محن سرائے دنیا ہے، مصائب و نوائب کا گھر غموم و ہموم کا مسکن ہے۔ اس کا مایۂ خمیر اشک و خون سے اٹھایا گیا ہے، ایک بصیر آدمی کے لئے تو خاصا ماتم کدہ ہے، گوناگوں ابتلاؤں سے پُر اور مختلف آزمائیشوں سے معمور ہے۔ کسی کو مال و دولت عزّ و جاہ تندرستی و اولاد کے دام زرّین میں پھنسایا گیا ہے اور کسی کو درد و کرب، فقر و افلاس امور دنیا میں ناکامی و نامرادی، بے کسی و بے اولادی کی جانگسل و حوصلہ فرسا پریشانیوں کا شکار بنایا گیا ہے، دونوں حالتوں میں تائید الٰہی کے بغیر انسان ظلوم وجہول شیوۂ شکر و صبر سے عہدہ برا نہیں ہوسکتا جس کے پہلو میں درد آشنا دل رکھا گیا ہے، اس کو لذّت کی چاشنی ملتی ہے قاسی القلب غفلت شعار مردہ دل انسان اس وجدانی لذّت و سرور سے بہرہ اندوز سعادت نہیں ہوسکتا۔ ایک قانع درویش باخدا جو سکینہ و طمانیت اپنے حق آگاہ قلب میں محسوس کرتا ہے، اس سے جاہ پرست شخص کا دل یکسر خالی ہوتا ہے۔ ابن آدم کو سفر حیات میں قدم بقدم پُرآشوب دشواریاں اور ہمت شکن مشکلات پیش آتی رہتی ہیں جن کا مقابلہ مرد عارف ہی روحانی طاقت سے کرسکتا ہے۔ ہم جیسے لفاظی کے شیدا اور محض قال کے دلدادہ جن کے دل ذوق عمل سے عاری اور ضمیر دنیاوی کدورتوں سے مکدر ہو چکے ہوں۔ روحانی سرور اور قلبی طمانیت کا سرمایہ کھو چکے ہوں وہ تو بار زمین اور ننگ انسانیت ہی کہلانے کے مستحق ہیں — مولانا میں تو اعرابی کا عقیدۂ توحید چاہتا ہوں نہ کہ فلسفی کا استدلالی ایمان جو تزلزل اور تذبذب سے خالی نہیں ہوتا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی سی راسخ الایمانی، حضرت بلالؓ کی سی فدویت مطلوب ہے۔ اور بغیر کسی توشۂ آخرت مجاناً عفو و بخشش کا امیدوار ہوں۔ مولانا شہنواز مرحوم ایسے اوصاف حمیدہ کا علمبردار رہا جو معلوم عوام نہیں۔ وہ سیر چشم و قانع تھا، غیور و خود دار تھا، پابند صوم و صلوات شب زندہ دار تھا۔ اس کے فقدان سے ہمارے لئے ایسی خلا پیدا ہوگئی ہے، جس کا پر ہو جانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

—— آئیے کہ آپ اور ہم خلوص دل سے مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت طلب کریں۔ بحمد اللہ آپ کے قائم کردہ مدرسہ[2] اسلامیہ کا سالانہ امتحان ہو چکا۔ عربی جماعت خصوصیت سے لائق ستائش ثابت ہوئی جس پر آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں والسلام مع الاکرام۔
عزیز نثار الحق سے بعد از سلام کہہ دیجئے کہ تعزیت نامہ پہنچا تھا۔

آپ کا نیاز مند
محمد زمان خٹک[1]

---

[1] خاندانِ خٹک کے باکمال بزرگ اور خانوادہ خان محمد خوشحال خان خٹک مرحوم کے گل سرسبد، کمالات ظاہری و معنوی کی ایک دلآویز تصویر خان بہادر محمد زمان خان خٹک رئیس اکوڑہ خٹک ۱۷ جنوری ۱۹۶۹ء (۲۸ رجب ۱۳۸۸ھ) کو وفات پائی۔ پشتو ادب سے ذوق اور مہارت ورثہ میں ملی تھی۔ اردو اور فارسی ادب میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ کلام کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مکتوب الیہ کے ساتھ نہایت درجہ شفقت تھی جو بالآخر بے حد عقیدت سے بدل گئی اور ان کی تربیت سے یہ چیز ان کے پورے خاندان میں منتقل ہوگئی۔ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاس دستاربندی کے موقع پر مولانا عبدالحنان ہزاروی مرحوم نے ان کا زبان زد عوام لقب "خان بہادر صاحب" خانِ اعلیٰ سے تبدیل فرمایا۔ اور اسی لقب سے بعد میں یاد کئے جاتے رہے۔ علماء اور اہلِ علم سے تعلق اور محبت شیفتگی کی حد تک پہنچ گئی تھی —— پیشِ نظر مکتوب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے کسی تعزیتی مکتوب کے جواب میں ہے جو ان کے زمانۂ قیام دیوبند میں اکوڑہ خٹک سے بھیجا گیا ہے۔

[2] مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن قائم شدہ ۱۹۳۷ء جو اب مڈل تک پہنچ چکا ہے۔ اور دارالعلوم حقانیہ کے ابتدائی درجہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت اس میں درسِ نظامی کی ایک کلاس بھی رکھی گئی تھی۔ یہ گویا ایک ابتدائی شکل تھی جسے قدرت نے بعد میں دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں ظاہر فرمایا۔ صاحب مکتوب ان تمام علمی و دینی کاموں میں مخلصانہ شریک رہے ہیں۔

- ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔ //
- تیرا کلام بتا دے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ //
- موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔ //
- صالح کی زیارت ہی اسکی حالت کی اطلاع دے دیتی ہے۔ //
- مصیبتوں کو چھپا، قربِ حق نصیب ہوگا۔ //